سگ باش

تحریر: سہیل احمد لون

سائمن ہاگ شمالی امریکہ کا ایک غریب نوجوان تھا جسے بچپن ہی سے کتوں سے کھیلنے کا بڑا شوق تھا۔کم سنی میں اس کے والدین فوت ہو گئے اس کے بعد وہ کتوں سے محبت کے جنون میں مبتلا ہو گیا۔اس نے گھر میں کافی کتے پال رکھے تھے محنت مزدوری کر کے جو کچھ کماتا بڑی مشکل سے اپنا اور کتوں کا پیٹ پالتا۔اپنے علاقے میں وہ ''سگ باش'' کے نام سے مشہور ہو گیا تھا۔قسمت کی دیوی اس پر اچانک مہربان ہو گئی ایک بہت امیر باپ کی اکلوتی بیٹی اس کو اپنا دل دے بیٹھی۔جلد ہی سائمن کی شادی امیر زادی کے ساتھ ہو گئی۔شادی کے چند ماہ بعد لڑکی کے والدین کسی فضائی حادثے کا شکار ہو گئے۔سائمن اور اس کی بیوی ساری دولت، جائیداد اور فیکٹریوں کے اکلوتے مالک بن گئے۔ سائمن اپنے سسرال کے محل میں شفٹ ہو گیا اس کی بیوی کتوں کو محل میں رکھنے سے ناخوش تھی۔سائمن کو اب دولت کا نشہ ہو چکا تھا لہٰذا وہ کتوں محل سے نکالنے پر رضامند ہو گیا۔سب کتوں کو لانچ میں سوار کر کے دور جزیرے میں جہاں کوئی نہیں رہتا تھا وہاں چھوڑ دیا گیا۔کتوں کے لیے جزیرے میں ایک مکان بنا دیا گیا۔سائمن اکثر ذاتی موٹر بوٹ پر سوار ہو کر جزیرے کا چکر لگاتا۔کتوں کے کھانے کے لیے گوشت لے جاتا۔جیسے ہی سائمن کی بوٹ جزیرے کے پاس آتی کتے استقبال کے لیے کنارے پر کھڑے دم ہلا رہے ہوتے۔ایک دن سائمن اپنی بیوی کو بھی بوٹ میں بٹھا کر جزیرے میں لے آیا۔جہاں کتوں کی تعداد میں کافی اضافہ ہو چکا تھا۔سائمن نے اپنی بیوی کی وہاں قتل کر کے لاش کتوں کے حوالے کر دی۔کتوں نے سائمن سے محبت اور وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے لاش کو نوچ نوچ کر کھانا شروع کر دیا۔ سائمن اب ساری دولت کا اکیلا مالک بن چکا تھا۔دولت کو مزید بڑھانے کی ہوس میں اس نے ایک بہت بڑے صنعت کار سے شراکت کر لی۔کچھ عرصہ بعد وہ بزنس پارٹنر کو بھی جزیرے لے گیا جہاں اسے قتل کرنے بعد لاش کتوں کے حوالے کر آیا۔سائمن کی دولت اور کتوں میں تیزی سے اضافہ ہونا شروع ہو گیا۔اب وہ کام میں زیادہ مصروف ہو گیا جس کی وجہ سے کتوں کو ملنے اور ان کو خوراک پہنچانے کے عمل میں باقاعدگی نہ رہی۔ایک روز سائمن اپنی موٹر بوٹ میں کتوں کی خوراک لے کر جزیرے کی طرف روانہ ہوا جہاں کتے بھوک سے بلک رہے تھے۔سائمن نے موٹر بوٹ سے گوشت کتوں کی طرف پھینک کر خود بھی جزیرے پر آ گیا۔اس کو احساس ہوا کہ کتوں کی تعداد اور بھوک کے سامنے گوشت کی مقدار نا کافی تھی۔اس نے شہر سے مزید گوشت لانے کے لیے موٹر بوٹ میں سوار ہونا چاہا مگر اس کے وفادار کتوں نے اس کو بوٹ میں سوار ہونے نہ دیا۔گوشت تو ختم ہو چکا تھا مگر کتوں کی بھوک نہیں،اب کتوں کو سائمن پر اعتبار نہیں رہا تھا کہ ہوسکتا ہے سائمن دوبارہ کتنے دنوں بعد آئے۔بھوکے کتوں نے سائمن کو کاٹ کاٹ کر کھانا شروع کر دیا۔چند روز گزرنے کے بعد سائمن گھر واپس نہ گیا تو اس کے ملازم اور پولیس اس جزیرے تک پہنچ گئی جہاں انہوں نے خونخوار کتوں کو کسی گول چیز کے ساتھ کھیلتے دیکھا۔پاس گئے تو سائمن کی بچی کھچی کھوپڑی تھی۔اس دہشت ناک منظر کو دیکھ کر وہ واپس بھاگ گئے۔بیچارہ ''سگ باش'' اپنے وفادار کتوں کی خوراک بن کر ایک کہانی کو جنم دے کر دنیا سے رخصت ہو گیا۔بھوک اور وفاداری کی جنگ میں فتح بھوک کی ہوئی۔بھوک مٹانے کے لیے جن ہاتھوں سے

خوراک کھلائی ان کو ہی کھا لیا۔

لاہور کے بارہ دروازے اس کا قدیم ورثہ ہیں مگر وطن عزیز کی موجودہ حکومت میں سکینڈل گیٹ کی درجن بھی پوری ہو چکی ہے۔میمو گیٹ کا معاملہ ابھی ٹھنڈا نہیں ہوا تھا کہ ملک ریاض نے ایک نیا گیٹ کھول دیا۔شعیب ملک ، وینا ملک ، رحمان ملک اور اب ...... ریاض ملک !!ان سب میں ملک ہونے کے علاوہ بہت سی چیزیں مشترک ہیں۔مگر ایک چیز جو ملک ریاض کو ان سے ممتاز کرتی ہے کہ ...... وہ پیسہ دے کر ''کام '' لیتے ہیں جبکہ باقی دیگر ''ملک'' کام کرنے کا پیسہ لیتے ہیں۔یہ علیحدہ بات ہے کہ ''کام'' کیسا بھی ہو۔ملک ریاض نے ایسی بجلی گرائی ہے لگتا ہے ملک سے بجلی کا بحران ہی ختم ہو جائے گا۔کسی نیوز چینل پر بجلی کی لوڈشیڈنگ کی کوئی خبر نہیں، خادم اعلیٰ کے ٹینٹ دفتر کی کارروائی بھی ملک ریاض بمقابلہ پدر چیف جسٹس کی نذر ہوگئی۔لوگوں کو تاریخ دینے والے چیف جسٹس تاریخ بنائیں گے یا تاریخ کا حصہ بن جائیں گے؟؟اپنے بیٹے کے خلاف سوموٹو لے کر تاریخ بنانے کی کوشش تو وہ کر چکے ہیں، چیف نے اپنے آپ کو کیس سے علیحدہ کر لیا ہے اور ملک ریاض اُس کے بھانجے اور اسلان کے خلاف سخت کارروائی کا حکم دیا ہے۔اب دیکھنا یہ ہے کہ عدالت کی اگلی تاریخ میں کس کی پٹاری سے کیسا سانپ نکلتا ہے؟ملک ریاض نے میڈیا، سیاسی اکابرین، فوجی جرنیلوں ، بیوروکریٹس سمیت ملک کی بڑی بڑی ہستیوں کو نوازہ ہے۔ معمولی ٹھیکیدار سے ارب پتی بننے کا سفر ''ملک صاحب'' نے کیسے طے کیا اس میں کسی کو کوئی دلچسپی نہیں۔ہمارے بہت سے قلم فروش لکھاری ملک ریاض کے لیے لکھتے رہے اور آج بھی لکھ رہے ہیں کچھ نے ''وفائے لفافہ''اتنی نبھائی کہ انہوں نے ملک ریاض کے نام سے ہی لکھنا شروع کر دیا۔قوم کو کرپٹ حکمرانوں کو چوراہے پر لٹکانے کا پاٹ پڑھانے والے خود بھی ملک ریاض سے ''چوراہے'' کے پاس پلاٹ لے کر بیٹھے ہیں۔کچھ ٹی وی اینکر کی ٹاک ہی ملک ریاض جیسے لوگوں کے کیپیٹل کی وجہ سے چلتی ہے۔عوام کو اندر کی بات بتانے والے ''عامل صحافی '' کی چڑیا دانے سمیت خبریں کہاں سے لاتی ہے وہ بھی اب کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں۔نجی ٹی وی پر دن بھر کی خبروں اور تجزیے کو بنیاد بنا کر سنسنی پھیلانے والے سینئر صحافی پر ملک ریاض کی عنایات منظر عام پر لائیں جائیں تو ان کا صحافتی قد بھی عوام کی نظروں میں ان کے اپنے قد سے بھی چھوٹا ہو جائے گا۔کھری بات کرنے والوں پر ریاض ملک کی شفقت اگر عوام کے سامنے لائی جائے تو شاید ان میں اتنی ہمت نہ ہو کہ وہ عوام کی کھری کھری سن سکیں۔میرے مطابق تو ریاض ملک کی بہتی گنگا میں بہت سے صحافی ہاتھ دھوتے رہے ہیں۔کچھ بیچارے تو ہاتھ دھونے کے لیے ہاتھ ہی ملتے رہ گئے کہ ''ملک تیری گنگا میلی'' ہونے کی خبر نشر ہوگئی۔ملک ریاض کے ''عنایتی حمام'' میں صحافی ہی نہیں سیاستدان، مسلح افواج کے چند سینئر افسران، اور بیوروکریٹس بھی ''غسل مال'' سے اپنی ہوس کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ ملک ریاض نے کمرہ عدالت میں قرآن پاک پر حلف لے کر کچھ کہنے کی تو جرات نہیں کی مگر کمرہ عدالت سے نکل کر قرآن پاک ہاتھ میں اٹھا لیا اور پریس کانفرنس کر ڈالی۔اس پریس کانفرس سے کس کو پریس کرنا ہے کس کو امپریس ...... مگر افسوس کی بات ہے کہ مقدس کتاب کو کس کام کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے؟پھر اسے نشر بھی کیا جا رہا ہے! ملک ریاض کو اپنے وفاداروں سے کافی امید ہے کہ وہ اس کا بھرپور ساتھ دیں گے۔مگر حالات کو دیکھ کر لگتا ہے کہ جیسے سائمن ہاگ ''سگ باش'' کا انجام اسی کے پالتو اور وفادار کتوں کے ہاتھوں ہوا تھا یہ معاملہ بھی اُسی سے ملتا جلتا ہے کیونکہ ان کی تعداد بڑھ گئی تھی ، وقت پر سب کے منہ میں ہڈی نہ پڑ سکی تو وہ اس کی جان کے دشمن ہوگئے۔ملک ریاض نے

بھی گزشتہ دو دہائیوں میں بہت سے لوگوں کو ''مچھی شورا'' کی عادت ڈال رکھی ہے اب اگر ان کو وہ مچھی شورا نہ ملے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اس کی جان بخشی کر دیں گے......؟؟؟

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

sohailloun@gmail.com

13-06-2012